احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 8 جون 2012ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 8 جون 2012ء 17 رجب 1433 ہجری 8 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 133

قرآن کے حقوق

حضرت عبیدہ ملیکیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
اے قرآن کریم پر ایمان رکھنے والو! قرآن کریم کو اپنا تکیہ بنا کر نہ رکھو، بلکہ دن اور رات کی مختلف گھڑیوں میں اس طرح اس کی تلاوت کیا کرو، جیسا کہ تلاوت کرنے کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو لحن سے کر پڑھا کرو، اور جو کچھ اس میں ہے اس پر تدبر کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ اور اس کی تلاوت میں جلدی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب مقدر ہے۔

(شعب الایمان ، التاسع عشر باب فی تعظیم القرآن،فصل فی ادمان تلاوۃ القرآن جزء 5صفحہ 19حدیث نمبر 1951)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کلام الٰہی کے نازل ہونے کا اصل موجب ضرورت حقہ ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو۔ کہ جب تمام رات کا اندھیر ہو جاتا ہے اور کچھ نور باقی نہیں رہتا۔ تو اسی وقت تم سمجھ جاتے ہو۔ کہ اب ماہ نو کی آمد نزدیک ہے اسی طرح جب گمراہی کی ظلمت سخت طور پر دنیا پر غالب آ جاتی ہے۔ تو عقل سلیم اس روحانی چاند کے نکلنے کو بہت نزدیک سمجھتی ہے ایسا ہی جب امساک باراں سے لوگوں کا حال تباہ ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت عقلمند لوگ باران رحمت کا نزول ہونا بہت قریب خیال کرتے ہیں اور جیسا کہ خدا نے اپنے جسمانی قانون میں بھی بعض مہینے برسات کے لئے مقرر کر رکھے ہیں۔ یعنے وہ مہینے جن میں فی الحقیقت مخلوق اللہ کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے اور ان مہینوں میں جو مینہ برستا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاتا کہ خاص ان مہینوں میں لوگ زیادہ نیکی کرتے ہیں اور دوسرے مہینوں میں فسق و فجور میں مبتلا رہتے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ وہ مہینے ہیں جن میں زمینداروں کو بارش کی ضرورت ہے اور جن میں بارش کا ہو جانا تمام سال کی سرسبزی کا موجب ہے ایسا ہی کلام الٰہی کا نزول فرمانا کسی شخص کی طہارت اور تقویٰ کی جہت سے نہیں ہے یعنے علت موجبہ اس کلام کے نزول کی یہ نہیں ہو سکتی کہ کوئی شخص غایت درجہ کا مقدس اور پاک باطن تھا۔ یا راستی کا بھوکا اور پیاسا تھا۔ بلکہ جیسا کہ ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں۔ کتب آسمانی کے نزول کا اصلی موجب ضرورت حقہ ہے یعنے وہ ظلمت اور تاریکی کہ جو دنیا پر طاری ہو کر ایک آسمانی نور کو چاہتی ہے کہ تا وہ نور نازل ہو کر اس تاریکی کو دور کرے اور اسی کی طرف ایک لطیف اشارہ ہے کہ جو خدائے تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا ہے۔............(القدر:2) یہ لیلۃ القدر اگرچہ اپنے مشہور معنوں کے رو سے ایک بزرگ رات ہے لیکن قرآنی اشارات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی ظلمانی حالت بھی اپنی پوشیدہ خوبیوں میں لیلۃ القدر کا ہی حکم رکھتی ہے اور اس ظلمانی حالت کے دنوں میں صدق اور صبر اور زہد اور عبادت خدا کے نزدیک بڑا قدر رکھتا ہے اور وہی ظلمانی حالت تھی کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت تک اپنے کمال کو پہنچ کر ایک عظیم الشان نور کے نزول کو چاہتی تھی اور اسی ظلمانی حالت کو دیکھ کر اور ظلمت زدہ بندوں پر رحم کر کے صفت رحمانیت نے جوش مارا اور آسمانی برکتیں زمین کی طرف متوجہ ہوئیں۔ سو وہ ظلمانی حالت دنیا کے لئے مبارک ہو گئی اور دنیا نے اس سے ایک عظیم الشان رحمت کا حصہ پایا۔ ایک کامل انسان اور سید الرسل کہ جس سا کوئی پیدا نہ ہوا اور نہ ہوگا۔ دنیا کی ہدایت کے لئے آیا۔ اور دنیا کے لئے اس روشن کتاب کو لایا۔ جس کی نظیر کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔ پس یہ خدا کی کمال روحانیت کی ایک بزرگ تجلی تھی کہ جو اس نے ظلمت اور تاریکی کے وقت ایسا عظیم الشان نور نازل کیا۔ جس کا نام فرقان ہے۔ جو حق اور باطل میں فرق کرتا ہے۔ جس نے حق کو موجود اور باطل کو نابود کر کے دکھلا دیا۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 1ص 417)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جو بھی بچے بطور واقف زندگی جامعہ احمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش رکھتے ہوں ان کو داخلہ کی تیاری کیلئے درج ذیل باتوں پر خاص توجہ دینی چاہئے۔

1۔ پانچوں نمازیں باقاعدہ ادا کریں۔
2۔ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کریں۔
3۔ قرآن کریم ناظرہ درست تلفظ کے ساتھ سیکھیں۔
4۔ کتب حضرت مسیح موعود اور ملفوظات میں سے کچھ حصہ روزانہ پڑھیں نیز روزنامہ الفضل کے پہلے صفحہ کو بھی ضرور پڑھتے رہیں۔
5۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں۔
6۔ ایم ٹی اے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جامعہ احمدیہ کے طلبہ کے ساتھ کلاسز دیکھیں اور سنیں۔
7۔ مقامی جماعت میں ہونے والے درس ضرور سنیں۔
8۔ بنیادی جماعتی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔

باقی صفحہ 8 پر

اراضی برائے ٹھیکہ

رقبہ ملکیتی صدر انجمن احمدیہ نزد کوٹ وساوا برقبہ 17 کنال 19 مرلے زراعت کیلئے ٹھیکہ پر دینا مقصود ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مورخہ 15 جون 2012ء تک نظامت جائیداد میں جمع کروادیں۔

(ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

محترم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت ابودجانہؓ انصاری۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نام ونسب

نام سماک بن خرشہ تھا۔بعض نے سماک بن اوس بن خرشہ لکھا ہے۔ بنوخزرج قبیلے سے تعلق تھا، والدہ حزمہ بنت ہرملہ تھیں۔ حضرت سعدؓ بن عبادہ سردار قبیلہ خزرج کے چچا زاد بھائی تھے۔ ہجرت سے قبل اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا ہوئی، نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے اور مسلمانوں میں باہم مؤاخات کا سلسلہ جاری فرمایا تو عتبہ بن غزوان کے ساتھ حضرت ابودُجانہؓ کی مواخات قائم کر کے دونوں کو بھائی بھائی بنادیا۔

بدر اور احد میں شجاعت

حضرت ابودجانہؓ کو رسول اللہ ﷺ کی معیت میں تمام غزوات میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ غزوہ بدر میں نہایت بہادری سے شرکت کی۔ شجاعت اور مردانگی میں آپ کا ایک خاص انداز تھا۔سرخ رنگ کی پٹی سر پر باندھ لیتے۔ یہ خونی رنگ کا کفن اس بات کا اظہار ہوتا کہ جان ہتھیلی پر رکھ کر شہادت کے لئے تیار اور آمادہ ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں آیا ہوں۔

غزوۂ اُحد میں بھی شرکت کی جب دوبارہ مسلمانوں پر کفار کا حملہ ہوا اور اس کی تاب نہ لا کر بعض مسلمانوں کو مجبوراً پیچھے ہٹنا پڑا تو آنخضرتؐ تنہا میدان میں رہ گئے۔ جو چند صحابہ آپؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے ان میں حضرت ابودُجانہؓ بھی تھے۔ اُس موقع پر آنخضرتؐ نے موت پر صحابہ کی بیعت لی۔ ابودُجانہؓ بیعت کرنے والوں میں بھی شامل تھے۔ (ابن سعد جلد 3 ص556)

احد میں دوبارہ جب گھمسان کا رن پڑا تو آنخضرت ﷺ کا خاص دفاع کرنے والے اور آپ کے آگے پیچھے اور دائیں اور بائیں لڑنے والے صحابہ میں طلحہ قریشیؓ اور ابوطلحہؓ انصاری کے علاوہ ایک حضرت مصعب بن عمیرؓ تھے۔ جنہوں نے اس راہ میں اپنی جان فدا کرنے کا حق ادا کر دکھایا۔ دوسرے صحابی حضرت ابودُجانہؓ تھے جو آنحضور ﷺ کا دفاع کرتے انتہائی زخمی ہو گئے۔ انہیں بہت زخم آئے مگر رسول اللہ ﷺ کی حفاظت سے پیچھے نہیں ہٹے۔ (اصابہ جز7 ص57)

رسول اللہ ﷺ کی تلوار

اُحد کے معرکہ کا وہ حیرت انگیز اور شاندار واقعہ آپ ہی سے متعلق ہے جب آنخضرت ﷺ نے اپنی تلوار فضا میں لہراتے ہوئے پوچھا تھا کہ کوئی ہے جو آج میری اس تلوار کا حق ادا کرے؟ کون تھا جسے اس اعزاز کی تمنا نہ ہو۔تمام صحابہ صدق دل سے یہ خواہش رکھتے تھے کہ اے کاش! رسول اللہؐ کی یہ زائد تلوار جو آپ نے کسی تلوار کے دھنی کے لئے سنبھال رکھی ہے آج ہاتھ آجائے اور وہ میدان وغا میں بہادری کے جوہر دکھا سکیں آنخضرت ﷺ نے دوبارہ فرمایا کون ہے جو یہ تلوار اس عہد کے ساتھ لے کہ اس کا حق ادا کرے گا۔صحابہ خاموش سوچ ہی رہے ہوں گے کہ اس تلوار کا کیا حق ہمیں ادا کرنا ہوگا؟ ابودُجانہؓ وہ دبنگ اور متوکل انسان تھے کہ ایک عارفانہ شان کے ساتھ آگے بڑھے اور عرض کیا ''یارسولؐ اللہ میں یہ عہد کرتا ہوں کہ اس تلوار کا حق ادا کر کے دکھاؤں گا۔'' یہ تلوار مجھے عطا فرمایئے۔ آنخضرت ﷺ نے آپ کا عزم و حوصلہ دیکھ کر تلوار ان کے حوالہ کر دی۔ پھر ابودجانہؓ نے جرأت کر کے عرض کیا ''یارسولؐ اللہ اب یہ بھی تو فرما دیجئے کہ اس تلوار کا کیا حق مجھے ادا کرنا ہوگا؟'' آپؐ نے فرمایا ''یہ تلوار کسی مسلمان کا خون نہیں بہائے گی دوسرے کوئی دشمن کافر اس سے بچ کے نہ جائے'' اور پھر ابودُجانہؓ نے واقعۃً تلوار کا یہ حق ادا کر کے دکھا دیا۔ وادی احد گواہ ہے کہ وہ تلوار کفار کی گردنوں اور کھوپڑیوں پر چلی اور خوب چلی اور انہیں تہ تیغ کر دکھایا۔

(ابن سعد جلد 3 ص556، مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل ابی دجانہ)

ابودُجانہ تلوار لہراتے اور یہ رجز گاتے ہوئے میدانِ اُحد میں نکلے۔

اَنَا الَّذِی عَاھَدَنِی خَلِیلِی
وَنَحْنُ بِالسَّفْحِ لَدَی النَّخِیلِ
اَنْ لَّا اَقُوْمَ الدَّھْرَ فِی الْکُیُوْلِ
اَضْرِبْ بِسَیفِ اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ

یعنی آج میرے پیارے دوست اور میرے آقا حضرت محمدؐ نے مجھ سے ایک عہد لیا۔ ہاں! کھجوروں کے دامن میں، پہاڑوں کی اس گھاٹی میں یہ عہد آپؐ نے مجھ سے لیا کہ میں آپؐ کی اس تلوار کا حق ادا کر کے دکھاؤں اور خدا اور اس کے رسولؐ کی تلوار کے ساتھ دشمنوں کی گردنیں ماروں۔

حضرت ابودجانہؓ یہ تلوار لے کر اکڑتے ہوئے میدانِ جہاد میں نکلے اور صفوں میں جا کر کھڑے ہو گئے، آنخضرت ﷺ نے جب ابودجانہؓ کی یہ چال دیکھی تو فرمایا کہ ''عام حالات میں بڑائی کا ایسا اظہار اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں لیکن آج میدان جنگ میں دشمن کے مقابل پر ابودُجانہ کے اکڑ کر چلنے کی یہ ادا خدا تعالیٰ کو بہت پسند آئی ہے۔''

(اسد الغابہ جلد2 ص352)

الغرض اُحد میں حضرت ابودُجانہؓ کے ہاتھ میں رسول اللہ ﷺ کی عطا فرمودہ اس تلوار نے خوب خوب جوہر دکھائے۔ ولیم میور جیسے مستشرق کو بھی لکھنا پڑا کہ ''جب اپنی خود کے ساتھ سرخ رومال باندھے ابودجانہؓ ان پر حملہ کرتا تھا اور اس تلوار کے ساتھ جو اسے محمدؐ نے دی تھی، چاروں طرف گویا موت بکھیرتا جاتا تھا۔''

(لائف آف محمد ص251، 252 بحوالہ سیرت خاتم النبیّین)

اُحد سے واپسی پر حضرت علیؓ نے جب اپنی تلوار حضرتِ فاطمہؓ کے حوالے کی اور کہا کہ لو فاطمہ یہ میری تلوار سنبھالو اور دھو کر اسے رکھ دو کہ یہ تلوار کوئی ملامت والی تلوار نہیں، قابلِ ستائش شمشیر ہے جس کے ذریعہ آج میں نے بھی حتی المقدور میدانِ اُحد میں حق شجاعت ادا کرنے کی کوشش کی۔ آنخضرتؐ نے سن کر تائید کرتے ہوئے فرمایا ہاں اے علی واقعۃً تم نے آج جنگ کا حق ادا کر دیا اور تمہاری تلوار نے بھی۔ مگر تمہارے ساتھ کچھ اور لوگوں نے بھی تو یہ حق ادا کیا ان میں حارث بن الصمّہ بھی ہے۔ ان میں ابودجانہ بھی شامل ہے جن کی تلواروں نے میدانِ اُحد میں کمال کر دکھایا۔

(ابن سعد جلد 3 ص557)

شہادت

حضرت ابودُجانہؓ کی شہادت حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جنگ یمامہ میں ہوئی ہے۔ اس موقع پر بھی نہایت ہی مردانگی اور شجاعت اور بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے آپ نے جان قربان کی۔ اس جنگ میں مسیلمہ کذاب کے ساتھ جب مقابلہ ہوا تو وہ خود ایک باغ میں محصور تھا۔ درمیان میں ایک بہت بڑی دیوار حائل تھی۔ قلعہ کے دروازے بند تھے اور مسلمانوں کو کچھ سمجھ نہیں آتی تھی کہ وہ کس طرح سے اس باغ کے اندر داخل ہوں اور قلعہ کو کیسے فتح کیا جائے؟ اس موقع پر ابودُجانہؓ کو ایک تدبیر سوجھی۔ انہوں نے مسلمانوں سے کہا کہ مجھے میری تلوار سمیت اُٹھا کر اس باغ کے اندر پھینک دو، مسلمانوں نے ان کی اس خواہش کے مطابق انہیں دیوار کی دوسری طرف پھینک دیا، ابودجانہؓ دشمن کے اس دوسری طرف پہنچ تو گئے جہاں دوسرے مسلمان پہنچ نہیں پا رہے تھے لیکن دیوار سے پھینکے جانے کی وجہ سے ان کی ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اس زخم کے باوجود آپ قلعہ کے بڑے دروازے پر کھڑے ہو گئے اور تلوار سے لڑتے اور جہاد کرتے رہے اور اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹے۔ جب تک مسلمان اس دروازے سے باغ کے اندر احاطے میں داخل نہیں ہو گئے۔ انہوں نے جا کر مسیلمہ کذاب پر حملہ کیا۔ ایک اور صحابی بھی اس حملے میں شریک تھے لیکن مسیلمہ کذاب کو ہلاک کرنے والوں میں حضرت ابودجانہؓ بھی شامل تھے جن کی مدد سے مسیلمہ ہلاک ہوا۔ آپؓ نے بڑی بہادری اور جرأت سے جا کر مسیلمہ کذاب پر حملہ کیا اور اس راہ میں لڑتے ہوئے جنگ یمامہ میں شہید ہو کر جان دے دی۔

(اسد الغابہ جلد2 ص353)

حضرت ابودجانہؓ کی شہادت ثقہ روایت کے مطابق جنگ یمامہ میں 12ھ میں ہوئی اور یوں آپ نے آنخضرت ﷺ کی اس عطا فرمودہ تلوار (جس کے ذریعے رسول اللہؐ نے آپ پر ایک عظیم الشان اعتماد کا اظہار کیا تھا) اس کا حق حضورؐ کی وفات کے بعد جنگ یمامہ میں بھی ادا کر کے دکھا دیا۔

صفائی قلب وباطن

حضرت ابودجانہؓ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ ایک دفعہ بیمار ہوئے تو چہرہ چمک رہا تھا۔ کسی نے سبب پوچھا تو کہنے لگے کہ اپنے دو اعمال کی وجہ سے میرا دل خوش ہے۔ شاید اللہ تعالیٰ ان کو قبول کر لے۔ ایک تو یہ کہ میں کبھی کوئی لغو کلام نہیں کرتا نہ کسی کے بارہ میں کوئی غیبت نہ کوئی لغو بات نہ کوئی لایعنی کلمہ اپنی زبان پر لاتا ہوں۔ دوسرے یہ کہ اپنا دل مسلمان بھائیوں کے لئے ہمیشہ صاف رکھتا ہوں اور کبھی کسی مسلمان کے لئے میرے دل میں کوئی کینہ اور بغض پیدا نہیں ہوا۔

(ابن سعد جلد 3 ص557)

یہ وہ صاف اور پاک دل لوگ تھے جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانیں نچھاور کر کے اپنی پاک باطنی پر مہر کر دی۔

حضرت ابودجانہؓ کی شادی اپنے ننھالی خاندان کی ایک خاتون آمنہ بنت عمرو سے ہوئی تھی۔ جس سے ایک بیٹے خالد کا ذکر ملتا ہے۔

(ابن سعد جلد 3 ص556)

ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں آباد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے نیک اور پاک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک اعتراض کا جواب

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھراتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کا علاج پھرانا ہے۔ جب ان کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدیں خیال کہ گناہ نہ ہو کہا کرتا ہوں کہ چلو پھرا لاؤں اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 118 حاشیہ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

7

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

واقفین نو کی کلاس ۔ جرمنی میں احمدیت ۔ خلفائے سلسلہ کے جرمنی کے دورہ جات ۔ مجلس سوال و جواب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

27 مئی 2012ء

﴿حصہ دوم﴾

واقفین نو کی کلاس

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 325 خدام واقفین نو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم انیق احمد شاہد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم راحیل احمد نے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم شرجیل خالد نے پڑھا۔

بعدازاں عزیزم سفیر احمد نجم نے رسالہ الوصیت سے خلافت کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے مبارک ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

عزیزم نعمان احمد خاں نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

یوم خلافت کا خصوصی موضوع

آج 27 مئی یوم خلافت ہے۔ یوم خلافت کی مناسبت سے اس وقف نو کلاس کا امسال کا موضوع ”جرمنی میں خلفائے حضرت مسیح موعود کے دورہ جات اور ان کی نصائح“ تھا۔ ہر مضمون کے ساتھ ساتھ TV پر خلفاء کے دورہ جات اور مصروفیات کی تصاویر بھی پیش کی گئیں۔

سب سے پہلے ”جرمنی میں احمدیت کا آغاز اور حضرت مصلح موعود کا مبارک دورہ“ کے عنوان سے عزیزم عاصم بلال عارف نے اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا میں خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن ”خلافت ڈے“ کے طور پر منایا کرے۔ اس میں یہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا کریں۔ اسی طرح وہ رویا کشوف بیان کئے جایا کریں جو وقت سے پہلے خدا تعالیٰ نے دکھائے اور جن کو پورا کر کے خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ اس کی برکات اب بھی خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(الفضل یکم مئی 1957ء)

جرمنی میں احمدیت

سرزمین جرمنی پر حضرت مصلح موعود کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کی ذاتی توجہ اور کوششوں سے یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ حضرت مصلح موعود کی شدید خواہش تھی کہ جرمنی میں جلد احمدیت پھیلے۔ جیسا کہ 1941ء میں مجلس مشاورت سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا

”میں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جنگ (یعنی Second World War) میں جرمنی کو شکست ہوئی تو اس کے بعد (دعوت الی اللہ) کا بہترین مقام جرمنی ہوگا۔ جرمن قوم تین سو سال سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس غرض کے لئے اس نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں مگر ابھی تک وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ اگر اس جنگ میں بھی اسے کامیابی حاصل نہ ہوئی تو ہم اسے بتا سکیں گے کہ خدا نے تمہاری ترقی کا کوئی اور ذریعہ مقرر کیا ہوا ہے جو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تم خدا کے دین میں داخل ہو جاؤ۔ پس میں سمجھتا ہوں جرمن قوم کا اس شکست میں دینی لحاظ سے بہت بڑا فائدہ ہے اور عنقریب (دعوت الی اللہ) کے لئے ہمیں ایک ایسا میدان میسر آنے والا ہے جہاں کے رہنے والے باتیں نہیں کرتے بلکہ کام کرتے ہیں اور زبانی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ عملی رنگ میں قربانیاں کر کے دکھاتے ہیں“۔

1922ء میں حضرت مصلح موعود نے پہلے مربی مکرم مولوی مبارک علی صاحب بنگالی کو اور بعد میں حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو جرمنی بھجوایا اور اگلے ہی سال حضور نے برلن میں پہلی بیت بنانے کا فیصلہ فرمایا اور اس کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا۔ لیکن سرزمین جرمنی کی بدقسمتی کہ جرمنی کے معاشی حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے یہ پراجیکٹ مکمل نہ ہو سکا۔ حضرت مصلح موعود نے 1945ء میں Second World War کے بعد تین واقفین زندگی کو جرمنی کے لئے منتخب کیا اور انہیں اس مقصد کے لئے لندن روانہ فرمایا لیکن جرمنی کے سیاسی حالات کے باعث وہ جرمنی نہ آ سکے۔ البتہ چند دنوں کے ویزے پر جرمنی آتے جاتے رہے۔ 1949ء میں چوہدری عبداللطیف صاحب یہاں تشریف لے آئے اور ہمبرگ میں جماعت کا ایک مستقل مشن قائم ہو گیا۔

حضرت مصلح موعود کا
دورہ جرمنی

بالآخر سرزمین جرمنی کی صدیوں کی محرومی اپنے اختتام کو پہنچی جب اس سرزمین پر پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود کے مبارک خلیفہ کے قدم پڑے۔ حضرت مصلح موعود پہلی مرتبہ 15 جون 1955ء کو جرمنی تشریف لائے اور دو دن قیام کے دوران نیورن برگ اور فرینکفرٹ تشریف لے گئے۔ ہالینڈ سے واپسی پر آپ 25 جون کو ہمبرگ تشریف لے گئے جہاں آپ تین دن تک قیام فرما رہے۔ اس تمام دورہ میں جہاں آپ نے احمدی احباب کو ملاقات کا شرف بخشا وہاں جرمنی میں دعوت الی اللہ اور بیوت الذکر کے متعلق بہت سے منصوبے بھی بنائے گئے۔ ہمبرگ میں ایک استقبالیہ میں حضور نے فرمایا:

جرمن قوم کا کیریکٹر بلند ہے اور انہوں نے ہمبرگ شہر کو اتنی جلدی تعمیر کر لیا ہے۔ جرمن قوم اس زندہ روح کے ساتھ ضرور جلد از جلد احمدیت کو جو خود اس روح کو بلند کرنے کے لئے تعلیم دیتا ہے قبول کرے گی۔ نیز آپ نے فرمایا (دین) یورپ کے لئے مناسب حال مذہب ہے اور خاص طور پر جرمنی کے لئے عالمگیر مذہب ہونے کی بناء پر (دین) کا مستقبل جرمن میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ (دینی) روح جرمنی میں زندہ ہے۔

آپ نے احمدیہ جرمن مشن ہمبرگ کی Visitor's Book میں مندرجہ ذیل ریمارکس تحریر فرمائے۔

”خدا تعالیٰ تمہیں ہمبرگ میں ایک موزوں (بیت) تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو جرمنی کے تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر یہاں کے نو (احمدیوں) کے لئے ایک مرکز بنائے آمین۔ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق یورپ یقینی طور پر (دین) کی طرف توجہ کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ جرمنی کے نو (احمدیوں) کو اپنی برکات میں سے حصہ عطا فرمائے اور ان کو لاکھوں لاکھ کی تعداد میں بڑھاتا چلا جائے یہاں تک کہ جرمنی میں ان کی اکثریت ہو جائے۔ آمین

یہ اس مبارک دورہ کا نتیجہ ہی تھا کہ ابھی دو سال بھی نہیں گزرے تھے کہ 1957ء میں ہمبرگ میں پہلی بیت ”بیت فضل عمر“ اور 1959ء میں فرینکفرٹ میں ”بیت نور“ کا افتتاح بھی ہو گیا۔

حضرت مصلح موعود کی جرمنی میں اشاعت حق کی شدید خواہش کا اظہار ان دونوں مواقع پر بھیجے گئے پیغامات سے بھی ہوتا ہے۔ بیت نور کے افتتاح کے موقع پر آپ نے تار بھیجا جس میں تحریر فرمایا۔

”میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ (دین حق) جرمنی میں سرعت کے ساتھ پھیلے۔ آمین“

اسی طرح بیت فضل عمر ہمبرگ کے افتتاح کے موقع پر آپ نے اپنے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بھجوایا اور اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:

”میرا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض شہروں میں بھی (بیوت) کا افتتاح کیا جائے۔ امید ہے مرزا مبارک احمد مولوی عبداللطیف صاحب سے مل کر ضروری سکیمیں اس کے لئے بنا کر لائیں گے تا کہ جلدی (بیوت) بنائی جائیں۔ خدا کرے کہ جرمن قوم جلد (دین حق) قبول کرے اور اپنی اندرونی طاقتوں کے مطابق جس طرح وہ یورپ میں مادیت کی لیڈر ہے روحانی طور پر بھی لیڈر بن جائے۔ ہم ایک مربی یا درجنوں نو (احمدیوں) پر مطمئن نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں (مربی) جرمنی سے پیدا ہوں اور کروڑوں جرمن باشندے (احمدیت) قبول کریں تا (دین) کی اشاعت کے کام میں یورپ کی لیڈری جرمن قوم کے ہاتھ میں ہو۔ اللھم آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث
اور جرمنی کے دورہ جات

اس کے بعد عزیزم حارث خالد نے ”حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے جرمنی کے دورہ جات اور نصائح کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے سترہ سالہ دور خلافت میں جرمنی کے 6 دورہ جات فرمائے۔ سب سے پہلا دورہ 1967ء میں پھر 70ء، 73ء، 76ء، 78ء اور آخری دورہ 1980ء

میں فرمایا۔ یعنی ہر دوسرے یا تیسرے سال سرزمین جرمنی حضور کے بابرکت وجود سے فیض پاتی رہی۔

ستمبر 1967ء میں پہلے دورے سے قبل حضور نے اس دورہ کے مقاصد کے بارہ میں فرمایا:

''یہی میرے سفر کا مقصد ہے۔ میں کھل کر ان سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہو چکی ہیں اور یہ وہ واقعات ہیں جن کے پورے ہونے کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا تھا اس وقت جس دن یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یوں واقع ہوگا اور یہ ایک سلسلہ ہے یوں ہوگا، یوں ہوگا، یوں ہوگا اور اس کے آخر پر یہ ہے کہ غلبۂ (دین) ہوگا۔ وہ غلبہ (دین) خدا کے فیصلہ کے مطابق اس دنیا میں ضرور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی''۔

جرمن قوم کے بارہ میں بشارت

پہلے مبارک دورہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جرمنی میں احباب جماعت کو اپنا ایک مبشر خواب بھی سنایا کہ آپ جرمنی کے ایک عجائب گھر میں گئے ہیں جس کے ایک کمرہ میں مختلف اشیاء پڑی ہوئی ہیں۔ کمرہ کے درمیان میں پان کی شکل کا ایک پتھر ہے جیسے دل ہوتا ہے۔ اس پتھر پہ کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ حضور نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قوم اگرچہ اوپر سے پتھر دل یعنی دین سے بیگانہ نظر آتی ہے مگر اس کے دلوں میں دین قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس دورہ کے اختتام پر 25 اگست 1967ء کو بوہ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے آپ نے جرمنی جماعت کے بارہ میں فرمایا۔ جب میں وہاں کے احمدیوں کے حالات بتاؤں گا کہ وہاں اللہ تعالیٰ کس قسم کی جماعت تیار کر رہا ہے اور اس جماعت سے مل کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نہایت خوشی کے سامان پیدا کئے اور آپ کے لئے بھی غور طلب ہے کہ وہ اب آپ کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوگئے ہیں۔

1973ء کے تیسرے مبارک دورہ کے دوران ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم محبت اور پیارے کے ساتھ دنیا کے دل جیتیں گے۔ اب دنیا کی نجات (دین) کے ساتھ وابستہ ہو چکی ہے جو کامل ترین اور آخری مذہب ہے۔ نیز حضور نے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ پچاس سال تک جرمن قوم (دین) قبول کرلے گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے یورپ کے پہلے دورہ کے بعد ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی اور پیدا کرنی چاہئے۔ کیونکہ آج بھی دنیا کو ان سے کہیں زیادہ تعداد میں استادوں اور مربیان کی ضرورت ہے جو آج ہمارے پاس ہیں۔ لیکن وہ زمانہ آنے والا ہے جب اس ضرورت کی ہماری موجودہ اہلیت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہوگی بلکہ دنیا لاکھوں آدمی مانگے گی۔ دنیا جماعت احمدیہ سے یہ کہے گی کہ ہم سیکھنے کے لئے تیار ہیں تم ہمیں آکر سکھاتے کیوں نہیں؟ کیا جواب ہوگا آپ کے پاس اگر آپ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے؟ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ دنیا کماتے ہوئے بھی استاد دین سیکھ لیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کی آواز آپ کے کان میں پہنچے۔ تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو کہ انہیں (دین) سکھا سکے اور اس بات کا عزم اپنے دل میں رکھتا ہو کہ وہ دنیا کے ہر کام کو چھوڑ دے گا اور (دین) سکھانے کے لئے جہاں ضرورت ہوگی چلا جائے گا''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ستمبر 1967ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور جرمنی کے دورہ جات

اس کے بعد عزیزم رحمت بشیر جنجوعہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے جرمنی کے دورہ جات اور نصائح کے عنوان سے اپنا مضمون پیش کیا۔

یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ خلافت رابعہ کے دور میں بھی سرزمین جرمنی کو خلیفہ وقت کے قدم چومنے کی سعادت ملتی رہی۔ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شفقت ہی تھی کہ انتخاب خلافت کے پہلے ہی سال 1982ء میں حضور جب سپین میں بیت بشارت کے افتتاح کے لئے یورپ تشریف لائے تو جرمنی میں بھی قیام فرمایا اور احباب جماعت کو ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی اور حضور نے 2 خطبات جمعہ کے علاوہ بہت سے پروگراموں میں احباب جماعت کو نصائح فرمائیں۔

1984ء میں جب پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف انسانیت سوز قوانین بنائے گئے اور خلیفہ وقت کا وہاں رہنا ناممکن ہو گیا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لندن ہجرت کر آئے۔ ہجرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کے جو وعدے ہیں، وہ جہاں پوری جماعت احمدیہ عالمگیر میں نظر آنے لگے وہاں جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی اس سے وافر حصہ ملا۔

ایک بہت بڑی سعادت جو جماعت احمدیہ جرمنی کے حصے میں آئی وہ خدا کے پیارے خلیفہ کے بیشمار دورہ جات تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 1984ء سے 2001ء تک تقریباً ہر سال ہی جرمنی تشریف لاتے رہے اور بعض سالوں میں تو جماعت احمدیہ جرمنی کو دو دو بار یہ شفقت سمیٹنے کی سعادت ملی۔ ان دورہ جات میں حضور اقدس نے از راہ شفقت جلسہ ہائے سالانہ اور ذیلی تنظیموں کے نیشنل اجتماعات میں شرکت فرمائی۔ مجموعی طور پر حضور نے جرمنی کے 29 دورہ جات فرمائے۔

جماعت احمدیہ جرمنی جو Seventies میں ابھی بچے کی طرح تھی خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے بار بار دوروں اور نصائح سے جلد جلد بڑھنے لگی اور اگر یہ بات کہی جائے کہ جماعت احمدیہ جرمنی خلافت احمدیہ کی گود میں پل کر جوان ہوئی ہے غلط نہ ہوگی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جہاں جماعت احمدیہ جرمنی کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے وہاں ہمیں ہماری خامیوں اور کمزوریوں کی طرف توجہ بھی دلاتے رہے اور ہمیں ہمارے فرائض سے آگاہ بھی کرتے رہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک مرتبہ فرمایا:

''دو باتیں ایسی ہیں جماعت جرمنی کی جن کی وجہ سے خصوصیت سے اس جماعت کے لئے میرے دل میں محبت بھی ہے اور دعائیں بھی نکلتی ہیں۔ جب بھی میں نے کوئی نیک کام کہا اتنی سنجیدگی کے ساتھ، اتنی محنت اور کوشش کے ساتھ ساری جماعت جت جاتی ہے کہ تناسب کے لحاظ سے مجھے اور کہیں یہ تناسب دکھائی نہیں دیتا۔

(خطبہ جمعہ 24 مئی 1996ء)

اسی طرح ایک مرتبہ آپ نے فرمایا:

کبھی ایک دن بھی، ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جب میں نے آپ کو، خصوصاً جرمنی کی جماعت کو ان کے ایثار کی وجہ سے اپنی دعا میں یاد نہ رکھا ہو۔ ایک رات بھی ایسی نہیں گزرتی۔ میں امید رکھتا ہوں کہ یہ ایثار انشاء اللہ جرمنی کے اندر رہنے والے جرمنوں اور غیر قوموں کے دل بدل دیں گے اور احمدیت کے لئے ان کے دلوں کی راہیں صاف ہو جائیں گی۔

(خطبہ 21 اگست 1998ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شدید خواہش تھی کہ جماعت احمدیہ جرمنی دعوت الی اللہ کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھے تاکہ جرمنی کے ذریعہ پھر پوری دنیا میں اشاعت حق ہو سکے جیسا کہ فرمایا:

میں پھر اس یقین کا اعادہ کرتا ہوں کہ سارے یورپ، سارے مغرب میں میرے نزدیک اگر کوئی قوم ہے کہ جو (دین حق) سے وابستہ ہو جائے تو تمام دنیا پر دین حق غالب ہو جائے تو وہ جرمن قوم ہے اور خدا کرے کہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ جب جرمن قوم کو خدا وہ فرقان عطا کرے کہ وہ تمام دنیا پر غالب آجائے جس طرح صنعتکاری غالب آئی، جس طرح سائنسوں پر غالب آئی، جس طرح ادنیٰ ادنیٰ ایجادات میں غالب آگئی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے روحانی اور نورانی طور پر بھی دنیا پر غالب آجائے''۔

(23 اگست 1998ء)

اسی طرح نوجوانوں کو دعوت الی اللہ کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:

اے احمدی نوجوانو! اے مستقبل کے محافظو! جو آئندہ دنیا میں (دین) کے فتح مند ہونے کے لئے آج خدا تعالیٰ کی طرف سے اس بات کے لئے مقرر کئے گئے ہو۔ آج تم (دین) کو سیکھو تاکہ آئندہ آنے والی نسلوں کو تم (دین) سکھا سکو۔ آج (دین) کے امن کو اپنی سوسائٹیوں میں رائج کردو تاکہ آئندہ آنے والی سوسائٹیوں کے امن کی ضمانت دے سکو۔

اگر تم اس مقصد میں کامیاب ہو گئے تو پھر دنیا کا مستقبل یقیناً پُرامن ہوگا۔

(خطبہ جمعہ 24 اکتوبر 1986ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اور جرمنی کے دورہ جات

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے جرمنی کے مبارک دورہ جات اور آپ کی نصائح کے موضوع پر عزیزم براق احمد مشتاق نے اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا۔

یہ خدا تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ خلافت خامسہ کے دور میں بھی جماعت احمدیہ جرمنی کو پیارے آقا کی شفقت اور محبت سے وافر حصہ مل رہا ہے۔ یہ پیارے آقا کی شفقت ہی ہے کہ اپریل 2003ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اپنی بے انتہاء مصروفیات کے باوجود اگست 2003ء میں پہلے ہی دورے میں سب سے پہلے جرمنی تشریف لائے اور پھر اب تک تقریباً نو سال میں پندرہ مرتبہ سرزمین جرمنی کو خلیفہ وقت کے قدم چومنے کی سعادت ملی۔ ان دورہ جات میں جہاں پیارے آقا نے ہزاروں افراد کو ملاقات کا شرف بخشا۔ وہاں ہماری حوصلہ افزائی کے لئے جلسہ ہائے سالانہ جرمنی میں بھی شرکت فرمائی اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کو بھی رونق بخشی۔ پھر بہت سی بیوت کا سنگ بنیاد رکھا اور افتتاح بھی فرمایا۔

حضرت مصلح موعود کی برلن میں بیت بنانے کی خواہش بھی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دور میں مکمل ہوئی اور صرف یہی نہیں بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی جاری فرمودہ سو بیوت الذکر تحریک بھی تیزی کے ساتھ اپنے ٹارگٹ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اس بارہ میں حضور اقدس نے فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ جرمنی یورپ کا پہلا ملک ہوگا

جہاں کے سوشہروں یا قصبوں میں ہماری (بیوت) کے روشن مینار نظر آئیں گے اور جس کے ذریعہ سے اللہ کا نام اس علاقے کی فضاؤں میں گونجے گا جو بندے کو اپنے خدا کے قریب لانے والا بنے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ کام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبہ جمعہ 16 جون 2006ء)

بلکہ آپ نے تو جماعت احمدیہ جرمنی کے متعلق اپنی توقعات کا اظہار ان الفاظ میں بھی کیا کہ

میں تو کہتا ہوں کہ ہر (بیت) جو بنے اس کے ساتھ ہزاروں بیعتیں آپ پیش کرنے والے ہوں۔ آپ یہ عہد کریں کہ سو (بیوت) کیا وہ تو ہم چند سالوں میں بنالیں گے، اگر خدا تعالیٰ توفیق دے تو خلافت خامسہ کے اس دور میں ہم جرمنی کے ہر شہر میں (بیت) بنائیں گے۔ انشاء اللہ

(الفضل انٹرنیشنل 8/اکتوبر 2004ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی میں فرمودہ خلافت کے موضوع پر کئی خطبات کے ذریعہ احباب جرمنی کے خلافت سے تعلق کو اور بھی مضبوط کر دیا۔ یہ اسی لمبی تربیت کا اثر تھا کہ پیارے آقا نے جماعت احمدیہ جرمنی کے متعلق پیار کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:

جرمنی میں افراد جماعت میں عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ اخلاص و وفا کے جذبات ابھرے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس اخلاص و وفا کو ہمیشہ بڑھاتا چلا جائے۔ خاص طور پر نوجوانوں کو میں نے اخلاص میں بڑھا ہوا پایا ہے۔ پس یہ خوبصورتی ہے جماعت احمدیہ کی جو آج ہمیں کسی اور جگہ نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ اس میں مزید نکھار پیدا کرتا چلا جائے۔ آمین

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2011ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمن قوم کے متعلق خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:

انشاء اللہ تعالیٰ اس قوم میں احمدیت پھیلے گی اور جس طرح آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ بہت سے جرمن احمدی اپنے ہم قوموں کے اس ظالمانہ رویے سے شرمندہ ہو رہے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ لاکھوں کروڑوں احمدی ان لوگوں کے خدا اور انبیاء کے بارہ میں غلط نظریہ رکھنے پر شرمندہ ہوں گے۔ جرمن ایک باعمل قوم ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر آج کے احمدی نے اپنے فرائض (دعوت الی اللہ) احسن طور پر انجام دیئے تو اس قوم کے لوگ ایک عظیم انقلاب پیدا کر دیں گے۔

(خطبہ جمعہ 22 دسمبر 2006ء)

نیز فرمایا:

جرمنوں میں میں نے دیکھا ہے خاص طور پر نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں جو احمدی ہو رہے ہیں دین حق کی پیاری تعلیم کا بہت اثر ہے۔ کوشش کرتے ہیں کہ حتی الوسع ہر حکم کو مانیں اور ہر حکم کی پابندی کریں۔ اس وقت یہاں نومبائعین کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ لیکن انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت بھی دور نہیں ہے جب یہ تعداد ہزاروں اور لاکھوں میں ہونے والی ہے۔ (خطبہ جمعہ 7 ستمبر 2007ء)

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جرمنی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے (دعوت الی اللہ) اور تعلقات کی وسعت میں ایک خاص کوشش کر رہی ہے۔ اب ان کی کوششیں جو ہیں وہ پہلے سے بہت بڑھ کر ہیں اور اس کی وجہ سے (دین) کا پیغام اور جماعت کا تعارف بہت بڑھ کر جرمن قوم میں پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں جرمنی میں نوجوانوں میں کچھ عرصے سے کافی بیداری دیکھ رہا ہوں، ان کے تعلقات وسیع ہو رہے ہیں اور (دعوت الی اللہ) کی طرف بھی رجحان ہے۔ (خطبہ جمعہ 21 نومبر 2011ء)

نیز فرمایا:

یہ کوششیں جو آپ لوگ لیف لیٹس کے ذریعہ سے اور مختلف ذرائع اور وسائل کے ذریعے سے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان میں برکت ڈالے اور لوگوں کے سینے کھولے۔ ایک طرف اگر (دین) کے خلاف شدت پسندی کی لہر ابھر رہی ہے تو دوسری طرف وسیع طور پر توجہ بھی پیدا ہو رہی ہے۔ پس اب افراد جماعت جرمنی کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی شکر گزاری کے طور پر ان رابطوں اور تعلقات کو آگے بڑھائیں اور (دعوتی) کاوشوں کو مزید تیز کریں تا کہ جلد ہم (دین) کی خوبصورت تعلیم کے اثرات لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (خطبہ جمعہ یکم جولائی 2011ء)

ان مضامین کے پیش ہونے کے بعد عزیزم آفاق احمد مشتاق نے مکرم محی الدین صادق صاحب مرحوم کی واقفین نو کے بارہ میں ایک نظم خوش الحانی سے پیش کی۔

علم کی شمع مرے دل میں فروزاں کر دے
مجھ کو اے میرے خدا صاحب عرفاں کر دے
واقف نو ہوں، بہت دور ہے میری منزل
میری راہوں کو مرے واسطے آساں کر دے

بچوں سے مجلس سوال و جواب

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء کو سوالات کرنے کا موقع عطا فرمایا۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ اگلے ماہ مجھے Abitur امتحان کے رزلٹ مل جائیں گے۔ کامیابی کے لئے دعا کریں نیز میرا ارادہ ہے کہ میں سائنس میں جاؤں اس پر حضور انور نے فرمایا امتحان کیسا ہوا تھا۔ خود بھی تو پتہ لگ جاتا ہے کچھ نہ کچھ، ہمیں تو پتہ لگ جاتا تھا کہاں فیل ہونا ہے۔ کہاں پاس ہونا ہے۔ حضور انور نے فرمایا اچھا اللہ کامیاب کرے۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ جلسہ کے بعد Abitur کے فائنل امتحان ہو رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جلسہ کی تاریخیں بڑی غلط رکھی ہیں۔ بچوں کے امتحان ہو رہے ہیں۔ اس لئے اب جلسہ پر آنے والوں کو اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ آپ لوگوں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میں نے ہستی باری تعالیٰ کے بارہ میں سکول میں ایک پریزنٹیشن دینی ہے۔ میں نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب ہمارا خدا (Our God) پڑھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا اس کے Points نوٹ کر لینے تھے۔ نیز حضور انور نے فرمایا خود باقاعدہ نمازیں پڑھتے ہو۔ کبھی اپنی دعا قبول ہوئی ہے۔ طالبعلم نے بتایا قبول ہوئی ہے اس پر حضور انور نے فرمایا وہ بھی بیان کر دینا اس سے بڑا ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت کیا ہے؟ ان کو بتاؤ کہ ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت یہ ہے کہ جب ہم دعائیں کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی قبولیت کا نشان دکھاتا ہے۔

یاجوج ماجوج

ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ قرآن کریم میں یاجوج اور ماجوج کا ذکر آتا ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے پڑھا ہے کہ آج کے زمانہ میں جو کرائسز (Crisis) آرہے ہیں وہ اس کی وجہ سے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اصل چیز اس کی یہی ہے کہ شرک ہے اور دجل ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں، خاص طور پر جب مسیح موعود کا زمانہ آئے گا تو سورۃ الکہف کی پہلی دس آیتیں اور آخری دس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ ان دس آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور شرک سے نفی کا ذکر ہے۔ اب یہ سائنسدان یا ایسی حکومتیں جو دین کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ یہ سب وہ لوگ ہیں جو شرک پرستی کر رہے ہیں۔ بت پرستی اگر نہیں کر رہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کے مقابلہ پر کھڑا کر کے شرک کرتے ہیں۔ تو یہی لوگ ہیں جو دجال ہیں۔ حدیثوں میں دجال کا ذکر آتا ہے۔ دجل سے، فریب سے، خدا تعالیٰ کی ذات کے مقام کو گرانا ہے۔ یا دین کے خلاف حرکتیں کرنا ہے۔ تو یہ دجل اور فریب اور سائنس اور ترقی یہ سب کچھ اس زمانہ میں زیادہ ہو جائے گا۔ اس زمانہ میں رہتے ہوئے تم لوگوں نے زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہو جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے۔ دین کا علم حاصل کرنا ہے اور پھر دین کی تعلیم کو واضح کرنا ہے۔ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا پہ قائم کرنا ہے۔

اسلامی بینکنگ

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا سوال اسلامی بینکنگ (Banking) کے حوالہ سے ہے۔ کیا آجکل کوئی ایسی انسٹیٹیوشن ہے جو شریعت کے مطابق بینکنگ کا کوئی سسٹم بنائے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہا جاتا ہے اور Claim کرتے ہیں۔ اسی موجودہ بینکنگ کے نظام کو انہوں نے تھوڑا سا ردوبدل کر کے سعودی عرب میں بھی اور باقی جگہوں پہ بھی کہہ دیا ہے کہ اسلامی بینکنگ ہے حالانکہ یہ مکمل طور پر اسلامی بینکنگ نہیں ہے کیونکہ وہاں بھی مختلف چیزوں پہ کچھ نہ کچھ سود کی ملونی نظر آجاتی ہے۔ لیکن بینکنگ کا اپنا نظام جو ہے وہ ایسا ہے کہ اس میں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا کہ موجودہ نظام بینکنگ جو ہے اس میں اتنی زیادہ زیروزبر ہوئی ہے تبدیلیاں آچکی ہیں یا مسائل ہیں کہ اس کے بارہ میں نئے اجتہاد کی ضرورت ہے تو یہ فقہاء کی کوئی ٹیم بیٹھے۔ اس کے لئے میں نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ ایسے لوگوں کی جو اس بینکنگ کے نظام کے بارہ میں صحیح رائے قائم کرسکیں۔ جو انٹرسٹ فری نظام ہو۔ یہ کمیٹی بڑی سستی سے کام کر رہی ہے۔ کچھ احمدیوں نے اس پر مضامین بھی لکھے ہیں اور کچھ احمدی اس پر کام کر بھی رہے ہیں۔ ہمارے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بیٹے احمد سلام صاحب بھی بینکنگ سے منسلک ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اسلامی بینکنگ کے اوپر کام کر رہا ہوں۔ لیکن مجھے ابھی تک ان ساروں کی اسلامی بینکنگ سے متعلق جو باتیں ہیں، ان پر تسلی نہیں ہوئی اس لئے یہ کہنا کہ سو فیصد اسلامی بینکنگ کا نظام کہیں چل رہا ہے تو یہ نہیں چل رہا۔

رحمی رشتے

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ یہ حکم ہے کہ میاں بیوی اپنے رحمی رشتہ داروں سے بہتر سلوک کریں تو یہ رحمی رشتے کون کون سے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا رحمی رشتے وہی ہیں جو تمام سگے رشتے ہیں۔ ماں باپ ہیں، بہن بھائی ہیں، ماموں، چچا، تایا، خالہ وغیرہ۔ پھر ان کو بڑھاتے جاؤ۔ آگے قرابت دار ہیں، پھر ہمسائے ہیں ان سے بھی تو حسن سلوک کا حکم ہے۔

حضور انور نے فرمایا پھر تمام مخلوق سے حسن سلوک کا حکم ہے۔ پھر حضرت مسیح موعود نے فرمایا تمہارے جو ہمسائے ہیں، تمہارے چار گھر والے ہمسائے نہیں بلکہ سو کوس تک تمہارے ہمسائے ہیں تو اس طرح سو کوس تک بڑھاتے رہو تو پوری دنیا سے حسن سلوک کرنا پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں حقوق العباد کا حکم دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے بڑا زور دے کر فرمایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی اس بارہ میں بڑی تلقین فرمائی ہے۔ رحمی رشتہ داروں سے بہتر سلوک تو ایک ابتداء ہے والدین سے حسن سلوک کے بعد قرآن کریم نے اس کو آگے بڑھایا ہے اور مزید وسعت دی ہے اور باقی تعلق داروں اور قریبیوں سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے تو اس طرح اپنے اچھے تعلقات کو وسعت دینی چاہئے۔ لیکن جو فوری رشتے ہیں ان کا تو بہرحال لحاظ اور بہت زیادہ خیال کرنا چاہئے۔ اس طرح ایک دفعہ ادب اور احترام پیدا ہو جائے گا، لحاظ پیدا ہو جائے گا تو پھر اس میں مزید وسعت بھی آتی چلی جائے گی۔

مردہ جسم پر تجربات

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ لیبارٹری میں ایک مرے ہوئے انسانی جسم کو چیر پھاڑ کر کے جو تجربات کئے جاتے ہیں۔ اس بارہ میں دینی تعلیم کیا ہے؟

اس بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر کسی جسم کو تم استعمال کر رہے ہو ایک تو تم ابتداء میں Skeleton کے بارہ میں جانتے ہو، ہڈیوں کی طرح تمہارے پاس Skeleton پڑے ہوئے ہیں۔ پھر Anatomy میں بعض دفعہ بعض چیزیں علم بڑھانے کے لئے تمہارے پاس آجاتی ہیں۔ لاوارث لاشیں آجاتی ہیں۔ اب ان کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ اب اگر اس پر تجربات کرنے کے بعد ان کو عزت و احترام سے دفنا دیا جائے تو ٹھیک ہے۔ انسانی بہتری کے لئے کام کر رہے ہو۔ جو زندہ لوگ ہیں ان کی بھلائی کے لئے کام کر رہے ہو تو اس مردہ نے ہو سکتا ہے بعض دفعہ خود ہی اپنے آپ کو پیش کر دیا ہو۔ اپنے اعضاء دے دیئے ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا۔ میں نے جامعہ میں داخلہ کے لئے درخواست دی ہے میرے لئے دعا کریں۔ حضور انور نے فرمایا اچھا اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

وصیت کی عمر

ایک طالبعلم کے اس سوال پر کہ کس عمر میں وصیت کرنی چاہئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ہوش و حواس کی عمر ہوتی ہے عموماً ہمارے ہاں پندرہ سال کی عمر میں بچے وصیت کر لیتے ہیں۔ پھر ایک تجدید وصیت ہوتی ہے۔ دوبارہ ایک سال بعد تجدید کرواتے ہیں۔ سولہویں، سترہویں سال کی عمر میں تجدید کروالینی چاہئے۔ پرانے زمانے میں تو چودہ سال کی عمر میں لوگوں کی شادیاں ہو جاتی تھیں۔ باپ بن جاتے تھے۔ ہوش و حواس کی ہی عمر تھی جو باپ بن گئے۔ حضور انور نے فرمایا عمر کی کوئی قید تو نہیں ہے۔ لیکن بقائمی ہوش و حواس ہونا چاہئے۔ پتہ ہونا چاہئے کہ تم کیا کام کر رہے ہو۔ کیونکہ ہمارا عموماً اب یہی رواج ہے کہ پندرہ سال کی عمر تک میٹرک کرنے کے بعد انتظامی لحاظ سے ایک معیار مقرر کر دیا ہے۔ پھر اس کے ایک سال بعد تجدید ہو جاتی ہے۔

احمدی جرمنی کا سیاسی نظام

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ ایک دن جب جماعت احمدیہ جرمنی پر غلبہ پا جائے گی تو پھر کون سے پولیٹیکل سسٹم کے ساتھ یہ ملک چلے گا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ کہنا چاہئے کہ جب اکثریت جرمن قوم کی احمدی ہو جائے گی، غلبہ سے لوگ سمجھیں گے، پتہ نہیں ہم کوئی سنلقی بن کر جنگ کرنے لگے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا نظام تو جمہوری ہوگا، پولیٹیکل سسٹم تو وہی ہے۔ پولیٹیکل پارٹیاں تو اس وقت بھی ہوں گی۔ خلافت نے تو بہرحال ہر سیاسی نظام سے علیحدہ رہنا ہے۔ نظریات ہوں گے، Manifesto ہوں گے۔ لیکن جب احمدی ہو جائیں گے تو جو بھی سیاسی پارٹیاں ہوں گی ایک ہو یا دو ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے اور غالب امکان یہی ہے کہ ایک ہی ہو تو اس حکومتی نظام کی بنیاد تقویٰ پر ہونی چاہئے۔ تقویٰ کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے عہدوں اور امانتوں کا حق ادا کرنے والے ہوں گے۔ تقویٰ پر قائم رہنے والے، ہر قسم کے لوگ ہمارے سامنے ہوں گے۔ جن جن کو لوگ زیادہ جانتے ہوں گے کہ یہ امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ ان کے حق میں ووٹ دیں گے تو اس طرح وہ اوپر آجائیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی پولیٹیکل سسٹم پارٹی نہ ہو۔ مختلف قسم کے لوگوں کی Gathering ہو۔ انفرادی طور پر یا آزاد امیدوار بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ ہو سکتا ہے ایک زمانہ آئے، ایسے امیدوار کھڑے ہوں ان کی ایک حکومت بن جائے، جو حکومتی نظام کو چلانے والی ہو۔ اصل چیز تقویٰ ہے، امانت کا حق ادا کرنا، عہدوں کی پابندی کرنا، یہ چیزیں ہیں جن پر حکومت کی بنیاد رکھنی ہوگی۔ عوام کی خدمت کرنا، سید القوم خادمھم پر عمل کرنا، قوم کا جو سردار ہے وہ قوم کا خادم ہے۔ اس پہ چلیں گے تو ٹھیک ہے۔ اللہ کا خوف ہوگا تو ظاہر ہے پھر انصاف قائم کریں گے۔ انصاف قائم کرنے کا نظام اور عدالتی نظام اللہ تعالیٰ نے خود ہی قرآن کریم میں دے دیا ہے کہ اپنے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو دو اپنے عزیزوں کے خلاف، اپنے والدین کے خلاف گواہی دینی پڑتی ہے تو دو، اس کا مطلب ہے کہ ایسا انصاف جو تمہیں کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے عدل سے نہ روکے۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں میں تو دشمنی ہوتی نہیں۔ پھر یہ ہے کہ ایک قوم بن کے رہنا ہوگا۔ رحماء بینھم کے حکم پر عمل کرنا ہوگا۔

ایک طالبعلم نے عرض کیا کہ میرا اللہ کے فضل سے اس جمعہ کو نکاح ہوا ہے۔ میری درخواست ہے کہ میں ایک دفعہ آپ سے گلے مل سکتا ہوں۔ اس پر حضور انور نے ازراہ شفقت فرمایا نکاح میں نے تو نہیں پڑھایا۔ کسی وقت آ کے ملاقات کر لینا۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ استخارہ کرنے کا اصل طریقہ کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا پہلی بات تو یہ ہے کہ استخارہ کو سمجھو جو بھی کام کرنے لگے ہو اللہ تعالیٰ سے خیر مانگو۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کام کی خیر مانگنا کہ اللہ کے نزدیک یہ بہتر ہے تو میرے حق میں ہو جائے۔

دوسرا یہ ہے کہ رات کو سونے سے قبل دو نفل پڑھو۔ زیادہ لمبی دعائیں نہیں بتاتا۔ دو نفل پڑھو اور اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور استخارہ کر کے سو جاؤ اور کئی دن تک کرو، بعض لوگ چالیس دن بھی رکھتے ہیں۔ بعض کو تو تیسرے، چوتھے دن بعض باتوں کی تسلی ہو جاتی ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خبریں پہنچائے۔ خبریں پہنچانے کے لئے استخارہ نہیں ہوتا۔

استخارہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر مانگنا کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اس میں اگر میرے لئے خیر ہے تو میرے لئے آسانی کے سامان پیدا فرما۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ آجکل میں Economics میں M.Sc. کر رہا ہوں سوچا ہے کہ آگے Ph.D. کر لوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا Ph.D. کرنی ہے تو ریسرچ میں چلے جاؤ۔ ریسرچ کریں اور پھر Economics کے اصول کو استعمال کرتے ہوئے Ph.D. کرنی ہے تو اس میں کریں اور اپنا Thesis یہ رکھیں کہ اسلامک بینکنگ۔

دور حاضر کے کرائسز

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور نے پریذیڈنٹ اوباما کو خط لکھا تھا موجودہ کرائسز اور عالمی جنگ کے خطرات کے بارہ میں۔ اس میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ 1934ء کے جو کرائسز تھے اور آج کے جو کرائسز ہیں ان میں Similarities ہیں۔ تو وہ کیا Similarities ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ Similarities یہی ہیں کہ یورو کرائسز ہو رہا ہے۔ Review of Religions میں وہ خط شائع ہو گیا ہے اور اس میں انہوں نے آپ جیسے لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک عقلمندی کی ہے کہ انہوں نے 1932ء کی جو تصویریں تھیں بینکوں کے سامنے لوگ کھڑے ہیں اور Money Withdraw کر رہے ہیں اور اب جو 2008ء میں، 2010ء میں کرائسز آیا ہے اور جو بینکوں کے سامنے رش ہوا ہے اور لوگ پیسے Withdraw کر رہے ہیں۔ بلکہ اب خبروں میں آنے لگ گیا ہے۔ ٹی وی کی خبریں آپ نے دیکھی ہوں گی کہ بہت زیادہ لوگوں نے بینکوں میں جا کر اپنی رقم Withdraw کرنی شروع کر دی ہے۔ ایک تو یہ Similarity ہے۔ چیزیں آسمان پہ چڑھ گئی ہیں۔ لوگوں کی Purchasing پاور کم ہو گئی ہے۔ Unemployment زیادہ ہو گئی ہے یہ ساری Similarities ہی ہیں۔

واقفین نو کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام دو بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

قیامت میں تم میرا بوجھ نہیں اٹھاؤ گے

حضرت عمرؓ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خلق اللہ کی نفع رسانی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپؓ کا معمول تھا کہ مجاہدین کے گھروں میں جاتے۔ انہیں سودا سلف لا دیتے۔ مقام جنگ سے قاصد آتا تو مجاہدین کے خطوط ان کے گھروں میں پہنچاتے۔ جس گھر میں کوئی پڑھا لکھا نہ ہوتا خود ہی انہیں پڑھ کر سناتے ان کی طرف سے جواب لکھتے، رات کو عموماً آبادی کا حال معلوم کرنے کے لئے گشت کرتے۔ ایک دفعہ گشت کرتے ہوئے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقام حرا پہنچے دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور پاس بچے بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا۔ بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ میں نے ان کو بہلانے کے لئے خالی ہنڈیا چولہے پر چڑھا رکھی ہے۔ حضرت عمرؓ اسی وقت مدینہ آئے اور آٹا، گھی، گوشت اور کھجوریں لیکر چلے آپ کے غلام نے کہا۔ میں اٹھا لیتا ہوں، فرمایا! قیامت میں میرا بار تم نہیں اٹھاؤ گے اور خود ہی سب سامان لے کر عورت کے پاس گئے۔ اس نے کھانا پکانے کا انتظام کیا۔ بچے کھانا کھا کر خوشی سے اچھلنے لگے۔ حضرت عمرؓ انہیں دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے۔

(کنز العمال جلد 12 ص 648)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خالد محمود فہیم صاحب معلم سلسلہ مانگا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عارف محمود، فراز احمد ابن مکرم ماسٹر محمد انیس صاحب سابق زعیم مجلس انصاراللہ مانگا ضلع سیالکوٹ اور مکرم جلیس احمد ابن مکرم منیر احمد میتلا صاحب کی تقریب آمین مورخہ 19 مئی 2012ء کو منعقد ہوئی۔ بچوں کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔

اسی طرح مورخہ 27 مئی 2012ء کو فراز احمد ابن مکرم ماجد محمود صاحب، حفصہ ماجد بنت مکرم ماجد محمود صاحب اور اطہر احمد نور ابن مکرم ماسٹر محمد انیس صاحب سابق زعیم انصاراللہ مانگا کی تقریب آمین منعقد ہوئی۔ ان بچوں کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔ تقاریب آمین کے موقع پر بچوں سے قرآن کریم سنا گیا۔ اور دعا کروائی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ امریکہ تحریر کرتی ہیں۔

سوا سال قبل گرنے کی وجہ سے خاکسار کے دائیں بازو کی کلائی میں چوٹ لگی ہے۔ بائیں بازو کی کہنی بھی زخمی ہے شوگر اور بلڈ پریشر کی بھی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بڑا بیٹا قریشی احمد ندیم واقف نو بعمر 17 سال بوجہ بلڈ کینسر بیمار ہے اور انمول ہسپتال لاہور سے علاج جاری ہے۔ اس نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم عبدالحفیظ محمود صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیوی محترمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ کا مورخہ 9 مئی 2012ء کو گردے کی نالی میں پتھری کا آپریشن ہوا تھا ایک ماہ فضل عمر ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد گھر آ گئی ہیں ابھی بخار ہو جاتا ہے اور شوگر بھی ہو گئی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے جس سے چلنے پھرنے میں دشواری ہے۔

اسی طرح خاکسار کا بیٹا رشیق محمود واقف نو برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہے۔ شیخ زید ہسپتال لاہور میں تین آپریشن ہوئے ہیں اور ریڈیو تھراپی شوکت خانم ہسپتال لاہور سے بھی ہوئی ہے کچھ دنوں سے اس کو بھی کافی تکلیف ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ان دونوں کو جلد سے جلد صحت و تندرستی سے نوازے معجزانہ طور پر شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترمہ امۃ الرشید سیال صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر منیر الدین سیال صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ رفعت ہاشمی صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر احمد ہاشمی صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ گزشتہ تقریباً ایک سال سے دل کے تین والو بند ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔ دوائیوں سے علاج جاری ہے کبھی کبھی طبیعت خراب ہو جاتی ہے آجکل چکر آنے کی شکایت ہے کمزوری بھی کافی ہو گئی ہے۔ تقریباً 35 سال سے شوگر بھی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم فرماتے ہوئے صحت کاملہ وعاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم محمد محمود بھلر صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بھتیجا رمیز احمد عمر 12 سال ابن مکرم بشیر احمد صاحب ساکن کھر پڑ ضلع قصور شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم زبیر ساجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے گردوں میں تکلیف ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

محترمہ عابد بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم میاں ظفر اللہ صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی کمر میں شدید درد رہتا ہے احباب سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم قریشی خالد ندیم صاحب کارکن گلشن احمد نرسری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے مکرم تقی الدین احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ اور ان کی بیوی مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ کو (جو کہ خاکسار کی بھانجی ہے) اللہ تعالیٰ نے مورخہ 31 مئی 2012ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام نائلہ ماہم تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم امان اللہ قریشی صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ سیالکوٹ شہر کی پوتی اور مکرم چوہدری منور احمد صاحب زعیم مجلس انصاراللہ محلّہ اراضی یعقوب سیالکوٹ شہر کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

محمد علی جناح یونیورسٹی اسلام آباد نے درجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی ایس الیکٹرانک انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، بایو انفارمیٹکس، فنانس اینڈ اکنامکس، ایم سی ایس (پوسٹ بی اے بی ایس سی)

ایم ایس، الیکٹرانک انجینئرنگ، کمپیوٹر انجینئرنگ، بایو انفارمیٹکس، کمپیوٹر سائنسز، مینجمنٹ سائنسز، انجینئرنگ مینجمنٹ، بی بی اے (آنرز) ایم بی اے (ریگولر ساڑھے تین سالہ) ایم بی اے (پروفیشنل 2 سالہ)

پی ایچ ڈی الیکٹرانک انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنسز، بایو انفارمیٹکس، مینجمنٹ سائنسز، کمپیوٹر انجینئرنگ۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12 جولائی 2012ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں۔

051-2512801,051-111-87-87-87

www.jinah.edu.pk

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا نے مکینیکل انجینئرنگ، سول انجینئرنگ، انجینئرنگ مینجمنٹ، کمپیوٹر انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، ٹیلی کام انجینئرنگ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت: HEC کے کسی منظور شدہ ادارہ سے ماسٹرز کم از کم CGPA3.00/4.00 یا 75% نمبروں سے پاس کیا ہو۔ اور اس کیلئے GRE (Subject)GAT کا امتحان پاس کرنا لازمی ہوگا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جون 2012ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے 051-9047447 پر رابطہ کریں۔

ائیر یونیورسٹی اسلام آباد نے درجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

BEE الیکٹرونکس، ٹیلی کام، پاور

BE میکاٹرونکس، مکینیکل

BS اکنامکس اینڈ فنانس، کمپیوٹر سائنسز

MS ایروسپیس انجینئرنگ، ایوانکس انجینئرنگ، الیکٹریکل انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، میکاٹرونکس انجینئرنگ، مینجمنٹ سائنسز جنرل مینجمنٹ (HR) میتھ میٹکس ماڈلنگ اینڈ سائنٹیفک کمپیوٹنگ

MS/M.Phil انگلش (دوسالہ)

MBA مارکیٹنگ، ایچ۔آر۔ایم، فنانس

Ph:D الیکٹریکل انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، مینجمنٹ سائنسز، انگلش ایروسپیس انجینئرنگ، ایوانکس انجینئرنگ

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جون 2012ء ہے۔

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں۔

051-9262557-9 Ext. 209,318

www.au.edu.pk

(نظارت تعلیم)

ضرورت فزیوتھراپسٹ

(طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں فزیوتھراپسٹ کی آسامی خالی ہے۔ خواہشمند اپنی CV، تعلیمی اسناد کی فوٹو کاپیاں اور درخواست ایڈمنسٹریٹر صاحب طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب / امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عجائبات عالم

اینجل فالز

دنیا کا بلند ترین آبشار

دنیا کا سب سے اونچا آبشار اینجل فالز ہے جہاں سے پھوٹنے والا پانی 3210 فٹ کی بلندی سے نیچے گرتا ہے۔ یہ اس لحاظ سے بھی دنیا کا منفرد ریکارڈ ہولڈرز آبشار ہے کہ یہاں اونچائی سے گرنے والی پانی کی دھار کسی دوسری جگہ ٹکرائے بغیر نیچے آتی ہے۔ پانی کی یہ واحد جست 2648 فٹ اونچی ہے۔ اینجل آبشار جنوب مشرقی وینزویلا کے گیانا سطح مرتفع کے علاقے میں چورون نامی دریا پر واقع ہے۔ عظیم الشان پہاڑی چوٹیوں کے اوپر بہنے والے دریا کے پانی کو نیچے گرنے میں 14 سیکنڈ کا وقت لگتا ہے۔

اینجل آبشار کو 1935ء میں ایک امریکی ہواباز اور سونے کی تلاش کرنے والے جیمز اینجل نے دریافت کیا۔ ایک دن اینجل اپنا جہاز بلند سطح مرتفع 'ایلوان تیپو' پر اڑا رہا تھا کہ اس کی نظر اس عظیم الشان آبشار پر پڑی جس کو بعد میں اینجل کے نام سے موسوم کیا گیا۔ 1937ء میں اینجل نے اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ سطح مرتفع کی چوٹی پر اپنے جہاز کو کریش لینڈنگ کروائی لیکن اس کے باوجود وہ اس آبشار تک پہنچنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ 1949ء تک اس آبشار تک پہنچنے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہوسکی۔ آخرکار امریکی مہم جوؤں کی ایک ٹیم آبشار کے دامن تک پہنچنے میں کامیاب ہوگئی اور اس علاقے کا سروے کیا اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہ آبشار دنیا کا سب سے بڑا اور بلند ترین آبشار ہے۔

اینجل آبشار کا پانی ایوان تیپو سے پھوٹ کر 197 فٹ بلند ہوتا ہے اور پھر پہاڑ کی اس چوٹی سے 295 فٹ نیچے جاتا ہے جو دریائے چورون کے اوپر ہے۔ پانی کا پہلا قطرہ جو بالکل سیدھا نیچے جاتا ہے وہ 2646 فٹ نیچے آتا ہے۔ یہ بلندی ایفل ٹاور سے دگنی ہے اور بقیہ آبشار 564 فٹ ہے اور یوں اس آبشار کی کل بلندی 3210 فٹ بنتی ہے۔

یہ آبشار اپنی ابتدا سے 500 فٹ چوڑا ہے اور اس کے اختتام پر ایک بہت بڑا تالاب بن جاتا ہے جو دریائے کارونی کے ایک معاون دریا چورون میں جا کر مل جاتا ہے۔ اس آبشار کے اردگرد دلکش اور خوبصورت قدرتی مناظر کی بھرمار ہے۔

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

خبریں

امریکہ میں کاغذ پر شائع ہونے والے اخبارات کا وجود 5 سال میں ختم ہو جائے گا

امریکہ میں کاغذ پر شائع ہونے والے اخبارات کا وجود آئندہ 5 سال میں ختم ہو جائے گا۔ یہ بات ملکیت دانش کی عالمی تنظیم کے سربراہ فرانسس گری نے ذرائع ابلاغ کو ایک انٹرویو میں کہی۔ اخبارات کے مطالعہ کے رجحان میں مسلسل کمی دیکھی جا رہی ہے۔

کتے نے تربیت یافتہ نرس کی ذمہ داری سنبھال لی

امریکہ میں ذیابیطس کے مرض میں مبتلا ننھی بچی کا خیال رکھنے کی ذمہ داری ایک کتے کو سونپ دی گئی، سارہ نامی یہ تین سالہ بچی پیدائشی طور پر ذیابیطس میں مبتلا ہے، جو خود اپنا خیال نہیں رکھ سکتی لہٰذا تربیت یافتہ کتا اس کی مدد کر رہا ہے جو جسم کا پسینہ سونگھ کر خون میں شکر کی کمی یا بڑھتی ہوئی مقدار کو جانچنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

عراق اور افغان جنگ میں 130 سے زائد امریکی فوجی خواتین ہلاک ہوئیں

امریکی اخبار نیویارک ٹائمز نے کہا ہے کہ عراق اور افغانستان میں ہونے والی جنگوں میں امریکی فوج سے منسلک 130 سے زائد خواتین ہلاک اور 800 زخمی ہوئی ہیں۔ 14 لاکھ امریکی فوجی اہلکاروں میں 15 فیصد خواتین ہیں جو اپنی پیشہ وارانہ ذمہ داریوں کی انجام دہی کے دوران اکثر و بیشتر جنگی محاذوں پر داد شجاعت دیتی ہیں۔

بھارت پہلا فوجی مصنوعی سیارچہ خلاء میں بھیجے گا

بھارت کی فوج پہلا فوجی مصنوعی سیارچہ خلاء میں بھیجنے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ یہ بات بھارتی اخبار ٹائمز آف انڈیا میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق فوجی سیارچہ ایک مہینے میں خلاء میں زمین کے مدار میں چھوڑا جائے گا۔

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

بقیہ از صفحہ 1

9۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے خاندان اور خلفاء کے متعلق معلومات خاص طور پر حاصل کریں۔

10۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی شائع کردہ کتب ''دینی معلومات'' اور ''معلومات'' کو اچھی طرح پڑھ لیں تاکہ اس میں سے کوئی سوال پوچھنے پر جواب دے سکیں۔

11۔ روزنامہ الفضل باقاعدگی سے پڑھیں۔

12۔ پانچ بنیادی اخلاق (سچ کی عادت، نرم اور پاک زبان کا استعمال، وسعت حوصلہ، ہمدردی خلق اور مضبوط عزم و ہمت) پر کاربند ہوں۔

13۔ قناعت کی عادت ڈالیں۔

14۔ اردو زبان کا بنیادی علم حاصل کریں۔ روزنامہ الفضل، جماعتی رسائل ماہنامہ خالد اور تشحیذ الاذہان وغیرہ باقاعدگی سے پڑھیں۔

15۔ آپس میں اردو بول چال کی مشق کریں۔

16۔ اردو کے علاوہ انگریزی اخبارات بھی دیکھنے کی عادت ڈالیں۔

17۔ انگریزی اخبار میں سے کوئی خبر پڑھ کر سنانے کی مشق کریں۔

18۔ میٹرک تک کی انگلش اور اس کی گرائمر کو پختہ کریں۔

19۔ میٹرک تک کی عربی کا بنیادی علم حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

☆......☆......☆

گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ 0092-47-6212310

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
انٹرنیشنل موٹرز
فون نمبر 042-37354398
59-86 سپر آٹو مارکیٹ
سپر آٹو مارکیٹ چوک چوبرجی لاہور

ربوہ میں طلوع و غروب 8 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:14

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

FR-10